مغرب ــــ اِصطلاح کی وضاحت

عابدہ حیات ☆

Abstract:

"West, the West and western thought & philosophy are different from each other by meanings and discussions. In the Holy Qur'an the word "maghrib" is used as one of four directions' where the sun sets. So for as "al-maghrib" (the west) stands for the countries situated in east, while the western is some thing else almost calculated against Islam and the Muslim world. The article is research differentiation of the said words."

Key words: West, the West, Philosophy, Islam, Muslim world.

مغرب عربی زبان کا لفظ ہے جو غَرْبٌ مصدر سے اسم ظرفِ مکاں ہے جس کا معنی مقامِ غروب یا ڈوبنے کی جگہ ہے۔ عرفِ عام میں اس سے مراد سورج غروب ہونے کی جگہ اور سمت ہے۔

''مغرب/ المغرب: ''ظرفِ مکان وزماں، مفرد، غروب ہونے کی جگہ۔ جہتِ مغرب، اس کی جمع مغارب ہے جو جمع الغربین ظرفِ مکاں تثنیہ، غروب ہونے کے دو مقام، ایک سردی کا ایک گرمی کا۔''(۱)

جہتِ مغرب کے لیے انگریزی زبان میں لفظ ''West'' استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی لغت "Al-Mughni-Alfridi" کا یہ معنی درج ہے:

''غرب، غرباً، من المغرب، إلى المغرب، الغرب (من جهة السياسية فى مقابل المشرق''(۳)

مغرب، مغربین اور مغارب کا لفظ بمعنی سمت قرآنِ حکیم کے مختلف مقامات پر بھی آیا ہے۔

مثال کے طور پر:

۱۔ ''حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ''(۴)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کے مقام پر پہنچا تو اس کو گرم پانی کے چشمہ میں غروب ہوتے دیکھا۔)

۲۔ ''وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ''(۵)

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

ترجمہ: (اور مشرق ومغرب اللہ ہی کے لیے ہے تم جس طرف بھی منہ کرو گے اللہ کو (اُدھر) ہی متوجہ پاؤ گے۔)

۳۔ "قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ"(۶)

ترجمہ: (کہہ دیجیے (اے پیغمبر ﷺ) کہ اللہ ہی کے لیے مشرق ومغرب ہے جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے۔)

۴۔ "لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"(۷)

ترجمہ: (نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو۔)

۵۔ "فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ"(۸)

ترجمہ: (پس اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اس کو مغرب سے نکال کر دکھا۔)

۶۔ "قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ"(۹)

ترجمہ: (کہا، وہ رب ہے مشرق اور مغرب اور ان کے درمیان سب کا اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔)

۷۔ "رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا"(۱۰)

ترجمہ: (وہ اللہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اُسی کو کارساز مانو۔)

۸۔ "رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ"(۱۱)

ترجمہ: (اللہ پروردگار ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا۔)

۹۔ "فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ"(۱۲)

ترجمہ: (پس تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم ہے کہ ہم ہی قادر ہیں۔)

مغرب/المغرب بطور جغرافیائی اصطلاح

جغرافیائی اصطلاح کے طور پر مغرب کا لفظ سمت مغرب میں واقع ممالک پر بولا جاتا ہے جن کا مخصوص فکری وتہذیبی اور ثقافتی پس منظر اور تشخص ہے۔ اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ کے مقالہ نگار کی پیش کردہ تحقیق☆ کے مطابق یہ نام عرب مصنّفین نے افریقہ کے اُس علاقے کے لیے استعمال کیا جسے بربرستان یا افریقہ کوچک کہا جاتا ہے اور جس میں طرابلس، تیونس، الجزائر اور مراکو شامل ہیں۔ مشرقی حدود کی طرف سے اس کی حد بندی پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ باقی حدود میں اختلاف نہیں، شمال کی جانب المغرب کی حد بحیرۂ روم (Mediterranean Sea) تک جاتی ہے۔ مغرب میں یہ بحرِ محیط تک پھیلا ہوا ہے۔ جنوب میں یہ متحرک ریگستان تک وسیع ہے، بعض مصنّفین المغرب کو مشرقی جانب بحرِ قلزم تک خیال کرتے ہیں اور مصر کو بھی اس کی حدود میں شامل سمجھا جاتا ہے۔(۱۳)

موسوعہ اوکسفورد العربیہ کے مطابق:

"المغرب مملكة عربية كبيرة تقع في شمالي افريقيا في الطرف الغربي من العالم

☆ یہ تحقیق ایک مستشرق مقالہ نگار G. Yver کی ہے۔

العربی۔ تمتد سواحلها فی الغرب بمحاذاة المحیط الاطالیسی، وفی الشمال علی البحر الابیض المتوسط۔أما فی الداخل، فالتضاریس الطبیعیة متنوعة بالثلوج، مروراً بالسهول الخصیبة وصولاً اِلی الصحرأ الکبریٰ فی الشرق"(۱۴)

ترجمہ: (مغرب عالم عرب کی مغربی جانب شمالی افریقہ میں واقع بڑی مملکت ہے جو اٹلی کے محاذوں کا احاطہ کرنے والے مغربی ساحلوں تک پھیلی ہوئی ہے اور شمال میں بحرِ ابیض متوسط تک۔ جہاں تک اس کے اندر (علاقہ جات) کا تعلق ہے، اُن میں مختلف قدرتی طور پر برف باری کے مقامات کے علاوہ سرسبز وشاداب میدان ہیں جو مشرق کی طرف ایک بہت بڑے صحرا تک پھیلے ہوئے ہیں۔)

المغرب کے لیے انگریزی زبان میں ''The West'' مستعمل ہے۔ جو جغرافیائی اصطلاح کے مفہوم میں بولا جاتا ہے اور اس سے مراد ایشیا اور ترکی کے مغربی اطراف کے ممالک ہیں۔

"The countries lying west of Asia and Turkey."(15)

یعنی ایشیا اور ترکی کے مغرب میں پائے جانے والے ممالک۔

مغرب بطور فکر ونظریہ

عصرِ حاضر میں مغرب ایک فکر اور نظریے کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کے بالمقابل مشرق کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یہ ایک خاص اندازِ فکر ہے جس کا مرکزی عنوان مادی ترقی، مادیت پرستی اور مشرق بالخصوص عالمِ اسلام پر معاشی، سیاسی اور ثقافتی غلبہ حاصل کرنا ہے۔ مغربی فکر الہامی تعلیمات (بائبل) کے اثر سے آزاد ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ آزاد تر ہوتی چلی گئی ہے جو اصل میں یونانی ورومی افکار کے زیرِ اثر ہے۔

پروفیسر سیّد محمد سلیم نے لکھا ہے:

''یورپ میں رومن کیتھولک کے نام سے جس مسیحیت کو مقبولیت حاصل ہوئی وہ درحقیقت پالوسی ایڈیشن (Pouline Christianity) ہے۔ پوپ پال نے دینِ مسیح میں من مانی تبدیلیاں کر ڈالیں۔ اُس نے یونانی اور رومی عقائدِ کفریہ کے اجزا مسیحیت میں شامل کر دیئے تا کہ عوام الناس اس کو آسانی سے قبول کر لیں۔ حق و باطل کا یہ عجیب وغریب آمیزہ تھا جو پوپ پال نے تیار کیا تھا۔۔۔ اہلِ مغرب کی فکری وعملی زندگی میں مسیحیت کی تعلیمات کو ثانوی درجہ حاصل ہے اور اصل اہمیت یونانی اور رومی کافرانہ افکار کو حاصل ہے۔''(۱۶)

مزید لکھتے ہیں:

''اہلِ یونان خود کو Hellas یعنی شریف اور مہذب کہتے تھے اور بقیہ ساری دنیا کو وحشی اور غیر مہذب یعنی (Barbarian) تصور کرتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ بات مقدر تھی کہ غیر یونانی، اہلِ یونان کی غلامی کریں۔ یونان کا مشہور فلسفی ارسطو اہلِ یونان کی برتری اور تفوق کو ایک حقیقت سمجھتا ہے۔۔۔ یہی زعم اہلِ روما کو بھی تھا، تمام غیر رومی اقوام کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور

ان کے ساتھ غلاموں کا سا برتاؤ کرتے تھے۔۔۔ یہ افکار وخیالات صرف قدیم زمانہ تک ہی محدود نہ تھے بلکہ یونان اور روما کے جدید جانشین، بیسویں صدی کے متمدن یورپ کا اندازِ فکر بھی بالکل اُسی طرح کا ہے۔''(۱۷)

مغرب اور یورپ کا جغرافیہ اگرچہ الگ الگ ہے مگر فکری حوالے سے ان میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں کے فکری و مادی اہداف بھی ایک ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ہدف اسلام اور عالمِ اسلام ہے۔ محمد اسد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

''یورپ خواہ بدھ مت کے عقائد قبول نہ کرے، ہندو فلسفہ اختیار نہ کرے لیکن ان پر غور وفکر کرتے وقت وہ ایک متوازن اور معتدل ذہنی کیفیت برقرار رکھ سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جب وہ اسلام کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اُس کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اس میں جذبۂ عصبیت داخل ہو جاتا ہے۔''(۱۸)

مغربی فکر مادیت کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کا اوّل وآخر موضوعِ بحث مادیت و مادہ پرستی ہے۔ یہ ایک تسلسل ہے جس کی کڑیاں قدیم رومی و یونانی فکر وتہذیب سے ملی ہوئی ہیں۔ سیّد ابوالحسن علی ندوی نے لکھا ہے کہ:

''یورپ کا رُخ ایک مکمل اور وسیع مادیت کی طرف ہو گیا، خیالات، نقطۂ نظر، نفسیات و ذہنیت، اخلاق و اجتماع، علم و ادب، حکومت و سیاست، غرض زندگی کے تمام شعبوں میں مادیت غالب آ گئی۔۔۔ علمائے فلسفہ وعلومِ طبیعیات نے کائنات میں اس طرز پر غور اور بحث کرنی شروع کی کہ گویا نہ اس کا کوئی خالق ہے نہ منتظم وحاکم اور طبیعیات اور مادہ کے ماوراء کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو اس عالم میں تصرف اور اس کا نظم ونسق کرتی ہے۔''(۱۹)

علامہ جلال العالم نے عالمِ اسلام کے بارے میں مغربی فکر کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

''یورپ (مغرب) اور مسلم اقوام کے مابین پائے جانے والے تعلقات کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے جس شخص نے بھی اس تاریخ کو ذرا گہرائی میں اُتر کر پڑھا ہے، اس سے وہ زہریلا بغض وکینہ چھپا نہیں رہ سکتا جس نے جنون کی حد تک یورپ (مغرب) کے دل ودماغ کو اپنی گرفت میں لیا ہوا ہے۔ مزید برآں یہ کہ اس زہریلے بغض وکینہ کے ساتھ ساتھ یورپ کے دل ودماغ اور اس کی نفسیات میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے زبردست خوف اور دہشت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔''(۲۰)

جلال العالم کی تصنیف کے مترجم ومرتب نے کتاب کی تقدیم میں مسلمانوں کے بارے میں مغربی ویورپی فکر کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''افسوس ہے کہ یورپ کی فاتح اقوام اور اسلامی مشرق کے جس خطہ پر بھی غالب آئیں انھوں نے عفوودرگزر کی بجائے انتقام اور صرف انتقام کی پالیسی کو اپنا نصب العین بنائے رکھا اور عداوت و عناد کے منفی جذبات نے انھیں اپنے مضبوط شکنجے میں جکڑے رکھا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ یورپ

نے ماضی میں عالمِ اسلام کے خلاف جو صلیبی جنگیں لڑی تھیں اور اس طرح ان جنگوں میں یورپ کی مذہبی پیشوائیت نے یورپی انسان کے قلب ونظر میں جو جنگجویانہ صلیبی ذہنیت راسخ کر دی تھی، نشاۃِ ثانیہ (دورِ تنویر) کے باوجود یورپی انسان اس ذہنیت سے اپنا دامن آزاد نہ کرا سکا۔"(۲۱)

یہ بات حیران کُن ہے کہ ترقی وتہذیب وسائنس کے موجودہ دور میں جب کہ اس کا سہرا بھی مغرب ہی کے سر باندھا جاتا ہے، مغربی فکر روائتی تعصب سے آزاد نہیں ہوسکی۔ چنانچہ جدید مغربی میڈیا بالخصوص عالمِ اسلام کے خلاف اس فکر کو فروغ دینے میں مؤثر کردار ادا کر رہا ہے اور مغرب کے نئے عالمی نظام کے پرچار میں ہمہ وقت مصروف ہے۔

"امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کی حقیقی تصویر امریکہ کی یورپی دُنیا میں حاکمیت قائم کرنے کی خواہش ہے اور موجودہ دور میں اس کے لیے ذرائع ابلاغ کو ہراول دستے کی حیثیت حاصل ہے۔ امریکہ اور یورپ کے پاس پروپیگنڈہ کے ماہرین اور جدید ذرائع موجود ہیں۔ زمین سے لے کر سمندروں اور خلاؤں تک پھیلے ہوئے تمام تر اطلاعاتی پروپیگنڈے کا رُخ مغرب سے مشرق کی طرف ہے۔ چھوٹے ملکوں اور خصوصاً مسلمان ملکوں کی تہذیب وتمدن مغربی میڈیا کی یلغار کی زد میں ہیں۔"(۲۲)

مغرب غالباً اس زعم میں مبتلا ہے کہ اسے پوری دنیا پر فوقیت حاصل ہے۔ اس سلسلے میں وہ خاص طور پر عالمِ اسلام کو حقیر سمجھتا ہے اور اسے کمزور اور محکوم دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کی پوری کوشش ہے کہ دنیا پر عالمِ اسلام کی تصویر مسخ کر کے پیش کی جائے تاکہ اس کے خلاف نفرت وعداوت کو ہوا دی جا سکے اور مسموم مغربی تہذیب وثقافت کو فروغ دیا جا سکے۔

حوالہ جات

۱۔ نعمانی، عبدالرشید، لغات القرآن، لاہور: عمر فاروق اکیڈمی، س۔ن، ۱۹/۵۔۴۱۸

2- Hasan S. Aarmi, Al-Mughni-Al-Farid, English Arabic Dictionary, Beruit Lebanan, Librairie Duliban, 2000, P.211

۳۔ الکہف: ۸٦

۴۔ البقرہ: ۱۱۵

۵۔ البقرہ: ۱۴۲

٦۔ البقرہ: ۱۷۷

۷۔ البقرہ: ۲۵۸

۸۔ الشعرا: ۲۸

۹۔ المزمل: ۹

۱۰۔ الرحمٰن: ۱۷

۱۱۔ المعارج: ۴۰

۱۲۔ G.Yver، المغرب (مالہ)، لاہور: اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، دانش گاہِ پنجاب، ۳۹۰/۲۱

۱۳۔ الدکتور، حسن مرتضٰی حسن، موسوعہ اوکسفورد العربیہ، بیروت، لبنان: دار الفکر مجلس اکادمی، برناسۃ، الطبع الاولٰی: ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۹ء، المجلد العاشر ص ۳۷

14- The new International Webster's Comprehensive Dictionary, Chicago Illionors, Trident press International 1996 editor, T. G. Ferguson, P.430

۱٦۔ سیّد محمد سلیم، پروفیسر، مسلمان اور مغربی تعلیم، ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ پاکستان، اشاعتِ اوّل، ۱۹۸۵ء، ص ۳۱

۱۷۔ ایضاً ص ۳۱۔۳۲

18- Muhammad Asad, Islam at the cross road, LHR: Ashraf Publishers, P.63

۱۹۔ ندوی، ابوالحسن علی، سیّد، انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، کراچی: مجلسِ نشریات اسلام، بارھواں ایڈیشن، س۔ن، ص ۲٦۹

۲۰۔ جلال العالم، علامہ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں، ترجمہ و ترتیب: قاضی ابوسلیمان محمد کفایت اللہ، لاہور: ادارہ ندائے فرقان، طبع اوّل، جنوری، ۱۹۹۱ء، ص ٦۷

۲۱۔ ایضاً ص ۱۰

۲۲۔ محمد وسیم اکبر شیخ، ڈاکٹر، ذرائع ابلاغ اور اسلام، لاہور: مکہ پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۵۵۔۱۵۴